37

پابندی نماز کے متعلق فرمان

(فرمودہ ۱۳؍ جنوری ۱۹۲۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

آج میرا منشا یہ تھا کہ ایک ضروری مسئلہ کے لئے پہلے قادیان کی جماعت کو نصیحت کروں۔ پھر دوسری جماعتوں میں اس کے متعلق اعلان کروں۔ لیکن آج اتفاقی طور پر کام پیش آگیا۔ جس سے جمعہ میں دیر ہو گئی۔ اب اگر خطبہ لمبا ہو تو نماز کا وقت گزر جائے گا۔ اس لئے میں اپنے ارادہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور اپنے مدعا کو وضاحت سے بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی مختصراً اس بات کو یہاں بیان کر دینا ضروری ہے کہ لوگ تفصیل سننے سے پہلے تیار ہو جائیں۔

میں نے اپنی جلسہ کی تقریر میں کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم سے مؤلفۃ القلوب کا سا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ گذر گیا ہے۔ ۳۲ سال حضرت اقدس کے دعوئ مسیحیت پر گذر گئے ہیں۔ اور ۴۲ سال مجددیت پر گذر گئے ہیں۔ براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء میں تیار ہوئی اور مختلف حصص ۸۴ تک میں شائع ہوئے۔ اس طرح گویا اصل میں ۴۲ سال بن جاتے ہیں۔ مسیحت کے دعوئ کے اٹھارہ سال بعد تک حضرت صاحب ہم میں رہے۔ پھر خلافت اول کا زمانہ بھی گذر گیا اور اب خلافت ثانیہ کا عہد گذر رہا ہے۔ لیکن اب تک احکام دین کے جاری کرنے میں مؤلفۃ القلوب کا سا سلوک جماعت سے ہوتا رہا ہے کہ کسی کو ابتلاء نہ آجائے یعنی نرمی ہی کی جاتی تھی۔ اس طرح جماعت پر ایک بدنما دھبہ لگ جاتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ شریعت کے ظاہری احکام کی جب ہتک ہو رہی ہو تو ان سے پابندی کرائی جائے کہ ہر ایک کام تدریج چاہتا ہے۔ اس لئے تدریجی طور پر اس کی بھی نگرانی کی جائے۔ جب میں نے یہ کہا تو بعض احباب نے لکھا کہ ہم سے اگر شریعت کے احکام میں غلطی ہو تو ہم کو اس کی سزا دی جائے اس کو برداشت کرنے کو خوشی سے تیار ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہش ہر ایک مومن کے دل میں ہوگی۔ اس لئے ہم یہ اعلان کرتے

ہیں۔ کہ جن احکام شرعی پر سزا دی جائے گی۔ وہ ایسے ہوں گے جو نصوص سے ثابت ہوں۔ ایسے نہیں جن کا اجتہاد سے تعلق ہو۔ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ پہلے ایک مسئلہ لیا جائے۔ اور وہ مسئلہ نماز ہے۔ اس کی سختی سے پابندی کرائی جائے۔ جو پابندی نہ کر سکے ایک مدت معینہ کے بعد اس کو علیحدہ کر دیا جائے۔ یہ بات حضرت صاحب کے مد نظر پہلے ہی تھی۔ ابھی چند روز ہوئے میں نے الفضل میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پڑھا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ ''میں عنقریب ایک کتاب ایسی لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے''۔ جذبات کا تعلق اخلاق سے ہے۔ جو شخص جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ جب حضرت صاحب کا ایسے شخص کو بھی جماعت سے الگ کر دینے کا منشا تھا۔ تو جو لوگ فرائض کے تارک ہوں۔ ان کے لئے آپ زیادہ سختی سے کام لیتے۔

میں دیکھتا ہوں کہ ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہوگئی ہے جو نظر آتی ہے اور نماز میں ست ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں۔ بعض ست ہیں۔ بعض جماعت کے تارک ہیں۔ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ سب لوگ باقاعدہ ہو جاویں اور سستی کو چھوڑ دیں اور نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جو تعمیل نہ کر سکیں تین مہینہ تک ہم ان کا انتظار کریں گے اور اس کے بعد دو باتیں ہوں گی اول یہ کہ وہ قرآن و حدیث سے ثابت کر دیں کہ نماز باقاعدہ ادا کرنا ان کے لئے نہیں ہے۔ اگر وہ یہ ثابت نہ کر سکیں تو پھر ہم یہ کریں گے کہ ہم اعلان کر دیں گے کہ فلاں فلاں لوگ چونکہ ہم پر یہ ثابت نہیں کر سکے کہ نماز باجماعت ان کے لئے نہیں نہ وہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جماعت سے خارج ہیں۔ پہلا قدم وہ اٹھائیں دوسرا ہمارا قدم ہوگا۔

میں ابھی باہر کی بات نہیں کہتا یہاں چند لوگوں کی جماعت ایسے لوگوں کی ہے جو بالغ بھی ہیں اور نماز میں سستی کرتے ہیں۔ یہاں ایک دو تھے۔ جب ان سے باز پرس نہ ہوئی اور وہ علی الاعلان اپنے فعل پر قائم رہے تو اور بھی لوگ ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اگر اسی طرح ہوتا رہا تو یہی تعداد آٹھ دس سے بیس تیس اور چالیس پچاس اور ساٹھ ستر ہوں گے پھر سو دو سو اور پھر چار سو آٹھ سو ہوتے جائیں گے۔ اگر ان لوگوں کو یونہی چھوڑ دیا جائے۔ تو ان کے اثر سے اور لوگ بھی خراب ہوں گے اور ہمارے مہمانوں پر اثر پڑے گا اور ہماری آئندہ نسلوں پر ان کا اثر پڑے گا۔ چور اگر چوری کرتا ہے۔ تو چھپ کر مگر تارک نماز علی الاعلان شریعت کی ہتک کرتا ہے۔ اور اس سے جماعت کا شیرازہ درہم برہم ہو سکتا ہے۔ ایک سو چور کسی جماعت کے لئے اتنا مضر نہیں جتنا ایک تارک نماز۔ چور چوری چھپ کر کرتا ہے۔ مگر تارک نماز کھلم کھلا یہ کام کرتا ہے۔

اس لئے میرا منشاء ہے پہلے یہ طریق اختیار کیا جائے کہ قادیان کے علاقے تقسیم کر دئے جائیں۔

ان کی مساجد میں وہاں کے لوگ جمع ہوں اگر کسی جگہ مسجد نہ ہو تو نئی مسجد بنائی جائے یا کوئی مکان تجویز کیا جائے۔ اگر اتفاقی طور پر کسی شخص کو دیر ہو جائے یا وہ مسجد کو آرہا ہو کہ نماز ہو چکے تو اس پر باز پرس نہ ہوگی۔ اس کے متعلق اب قواعد بھی بنائے جائیں گے۔ اور جیسا کہ صحابہ کے وقت میں محتسب ہوتے تھے۔ یہاں بھی مقرر ہوں گے۔ ان کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ لوگوں کے متعلق خبر رکھیں۔ تاکہ یہ غفلت دور ہو کر کم از کم وہ مقام حاصل ہو جو ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے۔ اور لوگوں کے لئے نمونہ بنے۔ کہ دنیا کو مسلمان اور احمدی ہونے کی تحریک ہو۔

(الفضل ۶ر فروری ۱۹۲۲ء)